رضی اللہ عنہ

امام حسین کے 5 اوصاف

06 محرم الحرام 1447ھ

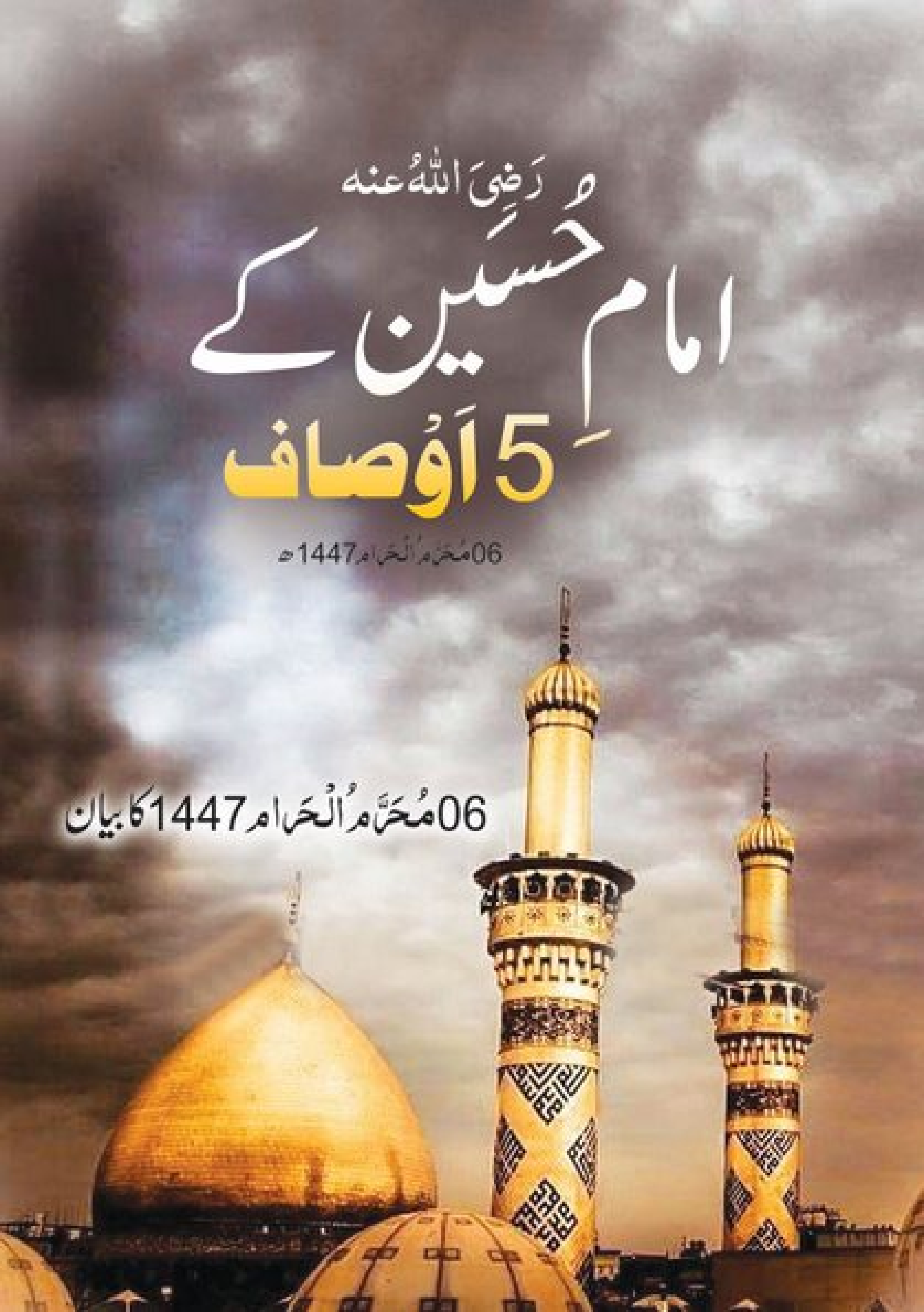

06 محرم الحرام 1447 کا بیان

6 محرم الحرام 1447 کا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نِیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

آیئے! سُلطانِ کربلا، سیّدُ الشہداء، امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ سے مَروِی دو حدیثیں سنتے ہیں: (1): امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میرے نانا جان، سلطانِ دوجہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کے سامنے میرا ذِکر ہوا، پھر اس نے درودِ پاک نہ پڑھا، بیشک وہ جنّت کا رستہ بُھول گیا[1] (2): امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ سے ہی روایت ہے، دوجہاں کے تاجدار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کنجوس ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذِکر ہوا، پھر اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت سب سے

1… معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:249، حدیث:2818۔

2…ترمذی، کتاب الدعوات، صفحہ:811، حدیث:3546۔

افضل عمل ہے۔ (1) اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! مُحَرَّم شریف کا مُبارَک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے ❁ اَہْلِ بیتِ پاک بالخصوص امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور آپ کے باوَفا ساتھیوں کی یاد کے دِن ہیں ❁ عاشقانِ رسول کے دِل اَہْلِ بیتِ پاک کی قربانیوں کی یاد سے تازہ ہیں ❁ **ہم اَلحمدُ للہ! حُسَینی ہیں**، ذِکرِ کربلا کرتے بھی ہیں، سنتے بھی رہتے ہیں، آج اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہم امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا ❁ ذَوقِ عِبادت ❁ آپ کی قرآن و حدیث ❁ اور شریعتِ مُطَہَّرہ سے محبّت واُلفت وغیرہ کا بیان سُنیں گے۔ آیئے! اس سے پہلے ایک ایمان افروز حدیثِ پاک اور اس کی مختصر شرح سُنتے ہیں:

شانِ حسنین میں عظیم محفل

عظیم مُحَدِّث امام طَبرانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **معجم کبیر** میں ذِکْر کرتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہ جو صحابیِ رسول بھی ہیں، عالِمِ قرآن بھی ہیں، سُلطانُ الْمُفَسِّرِین بھی ہیں، آپ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ عصر کی نماز کا وقت تھا، سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی

1…جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف لائے، تکبیر (یعنی اقامت) کہی گئی، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھانا شروع فرمائی، 3 رکعتیں پڑھ چکے تھے، جب چوتھی رکعت میں پہنچے تو پیارے آقا کے پیارے پیارے شہزادے امام حَسَن اور امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ تشریف لے آئے، دونوں شہزادے اس وقت ننھی عمر میں تھے۔

اللہ! اللہ! نانا جان اور نواسوں کا پیار دیکھئے! دونوں نواسے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی پیٹھ مبارک پر سُوار ہو گئے، رسولِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حسبِ معمول نماز پڑھتے رہے۔ آخر چوتھی رکعت مکمل ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سلام پھیرا اور دونوں شہزادوں کو اپنے سامنے بٹھالیا، اب امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نانا جان کی طرف لپکے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اُٹھایا اور امامِ حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ کو اپنے سیدھے کندھے مبارک پر اور امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کو بائیں (***Left***) کندھے مبارک پر بٹھالیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک آگے بھی ہے، اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان دونوں شہزادوں کے فضائل بیان فرمائے مگر اس سے آگے حدیث شریف سُننے سے پہلے ذرا تَصَوُّر باندھیئے! یہ کتنا خوبصُورت اور حسین و جمیل منظر ہو گا، اللہ! اللہ! ۞ جگہ کون سی ہے؟ دُنیا کی دوسری اَفضَل ترین مسجد یعنی مسجدِ نبوی شریف...!! ۞ وقت کون سا ہے؟ سب سے زیادہ اہمیت والی نماز نمازِ عصر کے بعد کا وقت ہے ۞ سامنے کون بیٹھے ہیں؟ ساری اُمّتوں میں اَفضَل ترین اُمّت کے اَفضَل ترین لوگ یعنی صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم...!! ۞ کلام فرمانے والے کون ہیں؟ ساری مخلوقات میں اَفضَل و اعلیٰ، امامُ الانبیا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم...!! اب یہ ۞ کتنی خوبصُورت ۞ کتنی فضیلت والی ۞ کتنی اعلیٰ ۞ اور نرالی محفل سجی

ہوئی ہے اور قربان جایئے! اس عظیمُ الشان اجتماعِ پاک کا عنوان کیا ہے؟ فضائلِ حَسَنَینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عنہ....!!

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے ان 2 مقدّس شہزادوں کی...!! اب آگے حدیث شریف سنیئے! رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے دونوں شہزادوں کو ابھی تک کندھوں پر بٹھایا ہوا ہے، اسی حالت میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم سے مخاطِب ہوئے، فرمایا: اے لوگو! اَلَا اُخۡبِرُکُمۡ بِخَیۡرِ النَّاسِ جَدًّا وَ جَدَّۃً کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں، جن کے نانا اور نانی تمام لوگوں کے نانا اور نانی سے بہتر ہیں؟ پھر فرمایا: اَلَا اُخۡبِرُکُمۡ بِخَیۡرِ النَّاسِ عَمًّا وَ عَمَّۃً؟ کیا میں تمہیں اُن کے بارے میں نہ بتاؤں، جن کے چچا اور پھوپھی تمام لوگوں کے چچا اور پھوپھی سے بہتر ہیں؟ اَلَا اُخۡبِرُکُمۡ بِخَیۡرِ النَّاسِ خَالًا وَ خَالَۃً؟ کیا میں تمہیں اُن کے بارے میں نہ بتاؤں، جن کے ماموں اور خالائیں تمام لوگوں کے ماموں اور خالاؤں سے بہتر ہیں؟ اَلَا اُخۡبِرُکُمۡ بِخَیۡرِ النَّاسِ اَبًا وَ اُمًّا؟ کیا میں تمہیں اُن کے بارے میں نہ بتاؤں جن کے والد اور والدہ نہایت ہی افضل ترین ہیں؟

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم لگاتار یہ سُوالات کرتے رہے، پھر خُود ہی ان کا جواب دینا شروع کیا، فرمایا: ھُمَا الۡحَسَنُ وَ الۡحُسَیۡنُ...!! اے لوگو! سُن لو...!! وہ خُوش نصیب جن کا میں ذِکر کر رہا ہوں، وہ کوئی اَور نہیں یہ 2 شہزادے حَسَن اور حُسَین ہیں (جو اس وقت میرے کندھوں پر سُوار ہیں اور تم ان کی زیارت کر رہے ہو)۔

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے اپنا بیانِ ذیشان جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ❁ جَدُّھُمَا رَسُوۡلُ اللہِ ان کے نانا اللہ پاک کے رسول (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم) ہیں ❁ جَدَّتُھُمَا خَدِیۡجَۃُ ان کی نانی جان خدیجۃُ الکبریٰ (رَضِیَ اللہُ عنہا) ہیں ❁ اُمُّھُمَا فَاطِمَۃُ بِنۡتُ رَسُوۡلِ اللہِ ان کی اَمّی جان رسولِ دوجہاں

کی شہزادی سیدہ فاطمۃُ الزَّہرا (رَضِیَ اللہُ عنہا) ہیں ﴿ اَبُوهُمَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ان کے ابّو جان علی بن ابی طالب (رَضِیَ اللہُ عنہ) ہیں ﴿ وَعَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ان کے چچا جان حضرت جعفر بن ابی طالب (رَضِیَ اللہُ عنہ) ہیں ﴿ عَمَّتُهُمَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِي طَالِبٍ ان کی پھوپھی جان اُمِّ ہانی (رَضِیَ اللہُ عنہا) ہیں ﴿ خَالُهُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُولِ اللهِ ان کے ماموں رسولِ ذیشان کے بیٹے حضرت قاسم (رَضِیَ اللہُ عنہ) ہیں ﴿ خَالَاتُهُمَا زَيْنَبُ، وَرُقَيَّةُ، وَاُمُّ كُلْثُومٍ بَنَاتُ رَسُولِ اللهِ ان کی خالائیں زینب، رقیہ اور اُمِّ کلثوم (رَضِیَ اللہُ عنہنّ) ہیں جو رسولِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادیاں ہیں۔

پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا سلسلۂ کلام آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! سُن لو! ﴿ جَدُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ ان کے نانا (اور نانی) بھی جنّتی ہیں ﴿ اَبُوهُمَا فِي الْجَنَّةِ ان کے ابو (اور اَمّی) بھی جنّتی ہیں ﴿ عَمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ ان کے چچا بھی جنّتی ہیں ﴿ عَمَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ ان کی پھوپھو بھی جنّتی ہیں ﴿ خَالَاتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ ان (کے ماموں اور ان کی) خالائیں بھی جنّتی ہیں ﴿ هُمَا فِي الْجَنَّةِ یہ دونوں خُود بھی جنّتی ہیں ﴿ وَمَنْ اَحَبَّهُمَا فِي الْجَنَّةِ اور جو خوش نصیب بھی ان سے محبّت کرے، وہ بھی جنّتی ہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَین کریمین سے محبّت کی فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے حدیثِ پاک سُنی، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس حدیث شریف کے آخر میں فرمایا: وَمَنْ اَحَبَّهُمَا فِي الْجَنَّةِ یعنی جو حسن و حسین رَضِیَ اللہُ عنہما سے محبّت کرے، وہ بھی جنّتی ہے۔

1... معجم کبیر، جلد: 2، صفحہ: 198، حدیث: 2616۔

اب مجھے چین آگیا

الحمدللہ! امامِ حسن و امامِ حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے محبّت رکھنا صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کی بھی سُنّت ہے، اَوْلیائے کرام کا بھی طریقہ ہے اور رَبِّ کریم کے فضل سے 14 صدیوں سے ہر دَور میں عاشقانِ رسول ان پاک شہزادوں سے محبّت کرتے آئے ہیں۔

ایک مرتبہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے پاس کچھ کپڑے آئے، آپ نے وہ سارے کپڑے لوگوں میں تقسیم کر دیئے! جب سارے کپڑے لوگوں میں تقسیم کر چکے، ابھی فَارِغ ہی ہوئے تھے کہ امام حسن و حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ آتے ہوئے دکھائی دیئے! اُنہیں دیکھ کر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بے چین ہو گئے اور فرمایا: خُدا کی قسم! کپڑے بانٹنے پر مجھے بالکل خوشی نہیں ہوئی...!! عرض کیا گیا: اے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین! اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: ان 2 شہزادوں کو تو کپڑے پیش ہی نہیں ہوئے۔ پھر آپ نے فورًا یمن کے گورنر کو خط لکھا، فرمایا: فورًا 2 بہترین اور قیمتی جوڑے بھجوائے جائیں۔ چنانچہ 2 بہترین اور قیمتی جوڑے حاضِر کئے گئے، آپ نے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عنہما کو پیش کئے، جب انہوں نے وہ نئے اور قیمتی کپڑے پہن لئے تو فرمایا: ہاں! اب میرے دِل کو چین آیا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کی...!! یہ بلند رُتبہ لوگ پیارے آقا کے پیارے شہزادوں سے کس حد تک محبّت فرمایا کرتے تھے...!! اللہ پاک صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کا صدقہ ہمیں بھی امامِ حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی سچّی پکّی محبّت نصیب

1...سیر اعلام النبلاء، جلد:4، صفحہ:406۔

فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

وہ جنّت میں ہمارے ساتھ ہو گا...!!

امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا فرمانِ عالی شان ہے: جو ہم سے دُنیا کی خاطِر محبّت کرتا ہے تو بیشک دُنیادار تو کسی بھی نیک یا بد سے محبّت کرلیتا ہے، ہاں! جو ہم سے صِرْف و صِرْف اللہ پاک کی رضا کی خاطِر محبّت کرتا ہے، وہ اور ہم قیامت کے دِن ایسے ایک ساتھ ہوں گے، یہ کہہ کر آپ نے شہادت کی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو مِلا دیا۔ (1)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا مختصر تعارُف

❁ سلطانِ کربلا، سَیِّدُ الشُّھَدَاء، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امام حُسَیۡن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نواسۂ رسول ہیں ❁ مولائے کائنات، مولا علی اور جگرِ گوشۂ رسول، سیدہ فاطمہ بتول رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کے شہزادے ہیں ❁ امام حُسَیۡن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ 5 شعبان، سَن 4 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے ❁ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام: حُسَیۡن اور شبیر رکھا ❁ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی کنیت: ابو عبد اللہ ہے ❁ لقب: سِبۡطِ رسول (رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے) اور رَیۡحَانَۃُ الرَّسُوۡل (یعنی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھول) ہے (2)

امام حُسَیۡن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اپنے 72 وفادار رُفقا کے ساتھ، 10 مُحَرَّم شریف، سن 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں یزید پلید کے خِلاف ❁ حق کی آواز بلند کرتے ہوئے ❁ نانا کے دِین پر پہرا دیتے ہوئے ❁ ظُلم سہتے ہوئے ❁ دُکھ اور غم کے پہاڑ کے سامنے ثابِت قدم رہ

1... معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:247، حدیث:2811۔
2... سوانح کربلا، صفحہ:103۔

کر انتہائی عزّت کے ساتھ، شُجاعت کے ساتھ، شان و شوکت کے ساتھ شہید ہوئے اور رہتی دُنیا تک کے لئے حق پر چلنے کا، دینداری کا، عزّت سے جینے، عِزّت سے مرنے کا، شُجاعت کا، بہادری کا، استقامت اور صبر و رضا کا سبق دے گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے چند فضائل اور آپ سے محبّت رکھنے کی برکات سُنیں، یقیناً محبّت اطاعت کرواتی ہے، جس محبّت میں اطاعت نہ ہو، وہ بہت کمزور محبّت ہے۔

ہم الحمد للہ! امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ سے محبّت کرتے ہیں، لہٰذا آیئے! آپ کی سیرتِ پاک کے چند حَسِین پہلو بھی سُن لیتے ہیں اور نِیّت کرتے ہیں کہ ہم محبّتِ حُسَین کا عَمَلی ثبوت دیتے ہوئے آپ کی کامِل پیروی بھی کریں گے۔

(1): امامِ حُسَین اور شریعت کی پاسْدَارِی

پیارے اسلامی بھائیو! امامِ عالی مقام امام حُسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرتِ پاک کا انتہائی حَسِین اور پیارا پہلو ہے کہ آپ ہر دَم شریعت کے پیروکار رہتے تھے، کبھی، کسی لمحے، کسی وقت بھی آپ شریعت سے ایک انچ بلکہ ایک اِنچ کا کروڑواں حصّہ بھی پیچھے نہیں ہٹتے تھے۔ ایک **خوبصورت روایت** سُناؤں، آپ حیران رہ جائیں گے۔ حضرت ابنِ ابی لیلیٰ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میدانِ کربلا میں جب امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کو یہ یقین ہو گیا کہ وعدے کا وقت آچکا ہے، اب شہادت ہونی ہے تو آپ نے فرمایا: مجھے کوئی موٹا کپڑا لا دو! (ذرا غور سے سنیئے گا کہ آپ کپڑا کیوں منگوا رہے ہیں، فرمایا: موٹا کپڑا لا دو!)، میں اس کپڑے کو اپنے پہنے ہوئے

لباس کے نیچے رکھوں گا تاکہ جب میں شہید ہو کر زمین پر گروں تو میرا سَتر نہ کھلے۔ آپ کی خِدمت میں کپڑا پیش کیا گیا، آپ نے اسے اپنے پہنے ہوئے کپڑوں کے نیچے لپیٹ لیا۔[1]

اللہُ اکبر! حالات دیکھئے! ❁ کربلا کا میدان ہے ❁ 22 ہزار کا لشکر سامنے کھڑا ہے ❁ 72 تن شہید ہو چکے ہیں ❁ حضرت علی اَصغر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے گلے میں لگا ہوا ظالِم کا تیر اپنے ہاتھوں سے کھینچ کر نکالا ہے ❁ 3 دِن سے پانی بند ہے ❁ حَلق سوکھ رہا ہے ❁ یقین ہے کہ اب بس شہادت کا وقت ہے، رُوح نکلنے کے بعد تو آدمی مُکَلَّف بھی نہیں رہتا مگر جو اللہ پاک کی رضا کا طلب گار ہو، وہ رضا ہی چاہتا ہے، وہ کسی وقت، کسی لمحے، کسی حالت میں، کسی بھی مشکل میں اللہ پاک کی رِضا پانے سے پیچھے نہیں ہٹتا، وہ ہر وقت بس اللہ پاک کو راضی کرنے ہی کے رستے نکالتا ہے، دیکھئے! امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کن حالات میں ہیں اور فِکر کیا ہے؟ جب میں شہید ہو جاؤں گا، جب زمین پر گروں گا تو کہیں اس وقت میرا سَتر نہ کھل جائے، ان حالات میں بھی شریعت پر عَمَل کی فِکر ہے۔

کیا یہ محبّتِ حُسَین ہے؟

افسوس! اب حالات بگڑ چکے ہیں ❁ دعویٰ، حُسَینی ہونے کا ہے مگر حالت یہ ہے کہ نماز ایک نہیں پڑھتے ❁ دعویٰ، محبّتِ حُسَین کا ہے مگر شریعت کے خِلاف چلتے ہیں ❁ میاں! ہم تو پہنچے ہوئے ہیں کہہ کر شریعت کا مذاق بناتے ہیں ❁ دعویٰ، حُسَینیت کا ہے مگر شریعت سے ہٹ کر لمبے لمبے عورتوں جیسے بال رکھے ہوئے ہیں ❁ دعویٰ ہے کہ ہم کربلا والے ہیں مگر شریعت کے بَر خِلاف ناچ گانے کرتے ہیں، نشہ آور چیزیں استعمال

1…تاریخ مدینہ دمشق، جلد:14، صفحہ:221۔

کرتے ہیں، پردے کا بالکل خیال نہیں کرتے، ہر وقت گُناہوں کا بازار گرم رکھتے ہیں...!! کیا یہ حُسَینیت ہے؟

اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ...!! ❁ میرے حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ تو وہ ہیں کہ عین حالتِ جنگ میں، کربلا کے میدان میں، تلواروں کے سائے میں بھی آپ نے ظہر کی نماز باجماعت ادا فرمائی[1] ❁ میرے حُسَین تو وہ ہیں میدانِ کربلا میں بھی شریعت کے ایک ایک حکم کا لحاظ رکھے ہوئے ہیں ❁ میرے حُسَین تو وہ ہیں کہ آپ نے سَر کٹوا دیا مگر شریعت پر آنچ نہ آنے دِی ❁ میرے حُسَین تو وہ ہیں کہ شہادت کے بعد سَر نیزے پر ہے اور قرآنِ کریم کی تِلاوت فرما رہے ہیں۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھ لیجئے! ہم ہر وقت، ہر لمحہ شریعت کے پابند ہیں ❁ نماز شریعت نے فرض فرمائی، ہم نے پڑھنی ہی پڑھنی ہے ❁ روزہ شریعت نے فرض فرمایا، ہم نے رکھنا ہی رکھنا ہے ❁ پردہ شریعت نے لازِم کیا، اپنی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کو اس کی ترغیب دِلانی ہی دِلانی ہے ❁ سُود شریعت نے حرام کیا، اس سے بچنا ہی بچنا ہے ❁ شراب شریعت نے حرام کی، اس سے رُکنا ہی رُکنا ہے ❁ ناپ تَول میں کمی شریعت نے حرام قرار دی، اس سے لازمی بچنا ہے، غرض کہ ہر وہ کام جس کا شریعت نے ہمیں حکم دیا ہے، ہم اس کو کرنے کے پابند ہیں اور ہر وہ کام جس سے بچنے کا شریعت نے ہمیں حکم دیا ہے، اس سے ہم نے رُکنا ہی رُکنا ہے۔ دُنیا اِدھر کی اُدھر ہو جائے مگر ہمارا کوئی قدم شریعت کے دائرے سے باہَر نہیں جانا چاہئے ❁ ہمارا مزاج ❁ ہماری طبیعت ❁ ہماری سوچ ❁ ہماری

1...البدایہ والنہایہ، جز:8، جلد:4، صفحہ:580۔
2...کراماتِ صحابہ، صفحہ:246۔

خواہشات ❁ ہمارا چال چلن ❁ ہمارا کمانا ❁ ہمارا کھانا سب کچھ شریعت کے تابع ہے اور ہم نے شریعت کی پیروی میں رہ کر ہی زندگی گزارنی ہے۔ نانائے حسنین، رحمتِ دارین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک (کامِل) مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات میرے لائے ہوئے دِین کے تابع نہ ہو جائیں۔ (1)

یہ ہمارا مِعْیار ہے، بس ہم اللہ و رسول کے اَحْکام کے پابند ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اس پر عَمَل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

پردے کا اہتمام کیا کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے روایت سُنی، حضرت امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے عین حالتِ جنگ میں بالکل شہادت کے قریبی وقت بھی پردے کا اہتمام فرمایا، آپ کو فِکْر تھی کہ میں جب شہید ہو جاؤں، زَخْم کھا کر گھوڑے سے نیچے آؤں تو کہیں بے پردگی نہ ہو جائے، لہٰذا آپ نے پہلے سے اس کا اہتمام فرمایا۔ اس میں اُن لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو پردے کا خیال نہیں کرتے ❁ گھر میں ماں، بہن، بیٹیاں موجود ہیں، اس کے باوُجُود کتنے ایسے ہیں جو قمیض اُتار کر گھوم رہے ہوتے ہیں ❁ ایسے ہی جو لوگ پینٹ شرٹ پہنتے ہیں اور شرٹ بھی چھوٹی رکھتے ہیں، یہ جب جھکتے یا بیٹھتے یا سجدے میں جاتے ہیں تو ناف کے نیچے کی سیدھ میں کمر کا کچھ حصّہ کھل رہا ہوتا ہے، یہ بھی سَتر میں شامِل ہے، اسے بھی چھپانا فرض ہے (2) ❁ آج کل لوگ نکّر پہنتے ہیں، گھٹنے اور رانیں نظر آ رہی ہوتی ہیں، یہ بھی بے پردگی ہے ❁ بہت

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، جز:1، جلد:1، صفحہ:54، حدیث:167۔

2 ... بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:483، حصہ:3۔

سارے کھیل ایسے ہیں جن میں نکّر پہنی جاتی ہے، کھیلنے والے نکّر پہن کر کھیل رہے ہوتے ہیں، دیکھنے والے مزے سے دیکھ رہے ہوتے ہیں، وہ بے پردگی کر رہے ہیں اور دیکھنے والے بد نگاہی کر رہے ہیں، اس سے بچنا لازِم ہے، بد نگاہی (یعنی نہ دیکھنے کا دیکھنا) اور بے پردگی (یعنی چھپانے کے اعضا کو نہ چھپانا) یہ دونوں سخت گُناہ ہیں۔ اللہ پاک ہمیں ان گُناہوں سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ **منقول ہے:** جو شخص اپنی آنکھ کو حرام سے پُر کرتا ہے اللہ پاک قِیامت والے دن اس کی آنکھ میں جہنّم کی آگ بھر دے گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): امامِ حُسَین کی قرآن سے محبّت

پیارے اسلامی بھائیو! امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرتِ پاک کا یہ بھی پاکیزہ پہلو ہے کہ آپ کو قرآنِ کریم سے بہت محبّت تھی، آپ تِلاوت بھی کرتے تھے، قرآنِ کریم کو سمجھتے بھی تھے، اس پر عَمَل بھی کرتے تھے اور دوسروں کو سکھایا بھی کرتے تھے۔

جب امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کربلا کی طرف سفر کر رہے تھے، ایک شخص کا کہنا ہے: میں نے دیکھا کہ ایک بے آباد علاقے میں خیمے لگے ہوئے ہیں، مجھے حیرانی ہوئی، کسی سے پوچھا: یہ کس کے خیمے ہیں؟ بتانے والے نے بتایا: یہ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں (آپ نے کربلا کی طرف جاتے ہوئے یہاں پڑاؤ کیا ہے)۔ وہ شخص کہتا ہے: میں امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ سے ملاقات کا شرف پانے کے لئے آگے بڑھا، خیمے کے قریب گیا تو دیکھا: امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ تِلاوت فرما رہے ہیں اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ (2)

---

1 ... مکاشفۃ القلوب، باب فی بیان الخوف، صفحہ: 12۔

2 ... البدایہ والنہایہ، جز: 8، جلد: 4، صفحہ: 565۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کی...!! آپ تِلاوت بھی کرتے تھےاور کس شان کے ساتھ قرآن پڑھتے تھے، اس طرح کہ دِل پر رِقّت طاری ہوتی تھی، اللہ پاک کا خوف اوراس کی محبّت دِل پر چھائی ہوتی تھی، زبان سے تِلاوت جاری ہوتی اور آنکھوں سے خوف و محبّت کے سبب آنسو بہہ رہے ہوتے تھے۔

دورانِ تِلاوت رونا سَعادت ہے

یقیناً قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنا، قرآنِ کریم کی تِلاوت سُننا عین سَعادت بلکہ بہت فضیلت والی نیکی ہے۔ اگر تِلاوت کرتے وقت، تِلاوت سنتے وقت سُرُور کی کیفیت طاری ہو، دِل محبتِ اِلٰہی میں سَرشار ہو کر مچل رہا ہو، خوفِ خُدا سے کپکپی طاری ہو، آنکھوں سے آنسو جاری ہوں، ایسی تِلاوت کی تو مَا شَآءَ اللہ! کیا ہی شان ہے۔ اللہ پاک اپنے نیک بندوں کے پاک اَوْصاف بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ

(پارہ23، سورۃالزمر:23)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اللہ نے سب سے اچھی کتاب اتاری کہ ساری ایک جیسی ہے، باربار دہرائی جاتی ہے۔ اس سے ان لوگوں کے بدن پر بال کھڑے ہوتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل اللہ کی یاد کی طرف نرم پڑجاتے ہیں۔

روایت میں ہے: صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کی یہ حالت تھی کہ جب ان کے سامنے قرآنِ کریم کی تِلاوت کی جاتی تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے اوران کے رونگٹے

(یعنی جسموں پر موجود بال) کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! بدقسمتی سے اب مسلمانوں کا قرآنِ کریم کے ساتھ لگاؤ کم سے کم ہوتا جا رہا ہے، اَوَّل تو تِلاوت کرنے والے ہی بہت کم ہیں، پھر جو تِلاوتِ قرآن کی سَعادت پاتے ہیں، ان میں بھی رونے والوں کی تَعدَاد تو بالکل ہی کم ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو تِلاوتِ قرآن کرنے اور قرآنِ کریم پڑھ یا سُن کر رونے کی سَعادت عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

قرآنی آیت پر عَمَل کا نِرالا انداز

پیارے اسلامی بھائیو! امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرت کا یہ بھی حَسِین پہلو ہے کہ آپ صِرْف تِلاوت ہی نہیں کرتے تھے بلکہ قرآنِ کریم پر بہت اعلیٰ طریقے سے عَمَل بھی کیا کرتے تھے۔ اس کی صِرْف ایک مثال سنئے! **کتابوں میں لکھا ہے:** آپ کی ایک کنیز تھیں۔ (پہلے دَور میں پیسوں سے خریدے ہوئے غُلام اور کنیزیں ہوتی تھیں، یہ رواج کب شروع ہوا اور اسلام نے اس تعلق سے کیا کیا تعلیمات دیں، غُلاموں کو آزاد کرنے کے کیسے کیسے فضائل بیان کئے، یہ ایک الگ عنوان ہے)، خیر! میں عرض کر رہا تھا کہ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی ایک کنیز تھیں، ایک مرتبہ یہ کنیز آپ کی خِدْمت میں حاضِر ہوئیں تو نہایت اچھے طریقے سے سلام عرض کیا۔ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ نے سلام کا جواب دیا اور ساتھ ہی فرمایا: اَنۡتِ حُرَّۃٌ لِوَجۡہِ اللہِ جا! تُو رَبّ کی رضا کے لئے آزاد ہے۔

قریب ہی ایک شخص بیٹھا تھا، اسے حیرانی ہوئی، عرض کیا: عالی جاہ! کنیز ہے، آپ کی خِدْمت میں حاضِر ہوئی، اس نے صِرْف سلام ہی کیا ہے اور آپ نے اسے آزاد کر دیا، اس میں

1… قرطبی، پارہ:23، سورۃ الزمر، زیرِ آیت:23، جلد:8، صفحہ:156۔

کیا حکمت ہے ؟ اب امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کا جواب سُنئے ! فرمایا: اللہ پاک کا ارشاد ہے:

وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَاؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ﴿۸۶﴾ (پارہ:5، سورۃ النساء:86)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جب تمہیں کسی لفظ کے ساتھ سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر لفظ سے جواب دو یا وہی لفظ کہہ دو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے

اس آیت میں اللہ پاک نے حکم دیا ہے کہ سلام کرنے والا جن لفظوں سے سلام کرے، تم اس سے بہتر انداز پر جواب دو! مُعاملہ یہ ہے کہ اس کنیز نے جتنے خُوبصُورت طریقے سے سلام کیا ہے، مجھ پر حق تھا کہ اس سے بہتر جواب دیتا مگر اس سے بہتر جواب لفظوں میں تو ہو نہیں سکتا تھا، لہٰذا میں نے اسے آزاد کر دیا۔ [1]

سُبْحٰنَ اللہ ! کیا شان ہے امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی...!! قرآنِ کریم پر نظر دیکھئے کیسی کمال کی ہے...!! یہ بھی آپ کا علمی کمال ہے کہ آپ بات بات پر آیاتِ قرآنی پڑھا کرتے تھے، قرآنی آیات کے ذریعے نصیحتیں فرمایا کرتے تھے، اب ہم ذرا غور کر لیں، ہمیں کتنی آیات یاد ہیں؟ روز مرّہ کے مُعَاملات میں ہمیں کب کب کوئی آیت یاد آ جاتی ہے؟ قرآنِ کریم کی 6 ہزار سے زیادہ آیتیں ہیں، ہم سب غور کریں کہ ان 6 ہزار سے زیادہ آیات میں سے میرا کتنی آیات پر عمل ہے؟

مشکل سُوال ہے۔ جب آیتیں یاد ہی نہیں ہیں، ان کا ترجمہ اور تفسیر ہی معلوم نہیں ہے تو عمل کیسے کریں گے ؟ دیکھئے! ہم اَلْحَمدُ لِلّٰہ! مسلمان ہیں۔ ایک مسلمان کے لئے سب سے اَہَم ترین کتاب قرآن ہی ہے، اس کے عِلاوہ کوئی دوسری بات تو ہو ہی نہیں سکتی مگر کتنے افسوس

1...کتابُ الشُّعَب، فصل رابع، سخاء الحسین وکرمہ، صفحہ:100۔

کی بات ہے! آج اَکثر مسلمانوں کو قرآن سمجھنا تو دُور کی بات درست طَور پر عربی لب و لہجے میں پڑھنا بھی نہیں آتا، ہزاروں نہیں لاکھوں ایسے ہیں جنہوں نے ناظرہ پڑھا تو ہو گا مگر درست تجوید کے ساتھ نہیں پڑھتے، صَاد کو سِین پڑھتے ہیں، عین کو ہمزہ پڑھتے ہیں، حَاء کو ھَا پڑھتے ہیں، قاف کو کاف پڑھتے ہیں اور بہت ساری ایسی غلطیاں کر رہے ہوتے ہیں جن سے معنٰی بدل جاتے ہیں، سُورۂ فاتحہ اور سُورۂ اِخلاص بھی بہت ساروں کو درست پڑھنی نہیں آتی، جب غلط پڑھتے ہیں، معنٰی بدل جاتے ہیں تو یُوں پڑھنے سے نماز بھی نہیں ہوتی...!

اب کیا کریں؟ اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی ہے، اللہ پاک عاشقانِ رسول کی اس پیاری تحریک کو آباد رکھے، دعوتِ اسلامی والے مدرسۃ المدینہ بالغان لگاتے ہیں، اس میں شرکت کیجئے! قرآنِ کریم دُرُست پڑھنا آجائے گا ❁ بعدِ فجر تفسیر سننے سُنانے کے حلقے لگتے ہیں، اس میں شرکت کیجئے! ❁ تفسیرِ صراطُ الجنان پڑھیئے! ❁ تفسیرِ تعلیم القرآن پڑھیئے! ❁ نُورُ العرفان پڑھیئے! ❁ خزائنُ العرفان پڑھیئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! قرآنِ کریم کی کچھ نہ کچھ سمجھ آجائے گی ❁ مدنی قافلوں میں سَفَر فرمایا کیجئے! ❁ نیک اَعْمال پر عمل کیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! قرآنِ کریم پر عَمَل کرنا نصیب ہو جائے گا۔

(3): سُنّتوں سے امام حُسَین کی محبّت

پیارے اسلامی بھائیو! امام عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی سیرتِ پاک کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ آپ سُنّت سے بہت محبّت کرتے تھے، اپنے نانا جان کی پیروی کرنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں کو اپنانا اور جتنا ہو سکے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مُشابہَت اختیار کرنا آپ کو بہت پسند تھا۔ حضرت سفیان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے عبید اللہ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے

پوچھا: کیا تم نے امام حُسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی زیارت کی ہے ؟ کہا: جی ہاں! میں نے زیارت کی ہے، جب میں نے زیارت کا شرف پایا، اس وقت امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے سَر اور داڑھی مبارک پر مہندی لگائی ہوئی تھی مگر داڑھی مبارک کے سامنے کے چند بال سفید ہی چھوڑ دیئے تھے، میرے خیال میں آپ نے یہ بال پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی میں چھوڑے تھے (کیونکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی داڑھی مبارک کے سامنے کے چند بال بھی سفید تھے)۔ (1)

سُبۡحٰنَ اللہ! کیا شان ہے...!! امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ رسولِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے ہیں، آپ کی ظاہِری صُورت ویسے ہی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے ملتی تھی، اس کے ساتھ ساتھ آپ یہ اہتمام فرمایا کرتے تھے کہ ادائیں بھی محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جیسی ہی رہیں۔

لباس مبارک میں سنتوں کا لحاظ

امام عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کا دَرْزی جس سے آپ نے کپڑے سِلوائے، وہ کہتا ہے: میں نے امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ سے عرض کیا: لباس کی لمبائی پیروں تک رکھوں؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: ٹخنوں سے نیچے تک رکھ دوں؟ فرمایا: مَا اَسۡفَلَ مِنَ الۡکَعۡبَیۡنِ فِی النَّارِ یعنی جو کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکتا ہے، وہ آگ میں ہے۔ (2)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ سُنّتوں کا لحاظ رکھنے والے تھے، لباس میں سُنّت یہ ہے کہ تہبند (یا شلوار وغیرہ) ٹخنوں سے اُوپَر رہے۔ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ نے اس کا لحاظ فرمایا۔ اب محبّتِ امام حُسَیۡن کا دَم بھرنے والے ذرا اپنے لِبَاس پر غور کر

1... البدایہ والنہایہ، جز:8، جلد:4، صفحہ:546۔
2... معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:227، حدیث:2726۔

لیں، ہم لباس میں سنتوں کا لحاظ رکھتے ہیں یا جدید فیشن پر چلتے ہیں؟ ہمارے سَر پر سُنّت کے مُطابق عمامہ شریف سجا رہتا ہے یا نہیں؟ ہماری شلوار، پاجامہ یا پینٹ وغیرہ ٹخنوں سے اُوپَر ہوتی ہے یا جدید فیشن کی بے جا محبّت کی بدولت ٹخنوں سے نیچے لٹک رہی ہوتی ہے؟ آہ افسوس! آج کل فیشن پرستی کا دور دورہ ہے، چلنے، پھرنے، اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، پہننے وغیرہ میں سُنّتوں کا لحاظ رکھنا تو دُور کی بات بہت سارے لوگوں کو ان سُنتوں کا عِلْم تک نہیں ہوتا۔ کاش! امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کے صدقے ہمیں سُنتوں کی محبّت نصیب ہو جائے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبّت کی، اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ میرے ساتھ جنّت میں ہو گا۔ (1)

(4): امام حُسَین کی عِلْم سے محبّت

پیارے اسلامی بھائیو! بعض دفعہ لوگ سُوال پوچھتے ہیں: امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا بچپن بیان کیا جاتا ہے، پھر اس کے بعد کربلا کا واقعہ آجاتا ہے، اس کے درمیان جو آپ کی زندگی مبارک گزری، اس میں آپ کیا کرتے تھے؟ وہ زندگی مبارک کیسی تھی؟ آیئے! میں عرض کروں، اس دوران آپ کیا کِیا کرتے تھے؟ امامِ عالی مقام کی جوانی مبارک اور تقریباً 46 سال کی جو زندگی مبارک ہے، اس دوران آپ نے عِلْمِ دِین سیکھا اور مسجد میں رہ کر عِلْمِ دِین سکھاتے رہے۔ جی ہاں! مسجدِ نبوی شریف میں آپ درس دیا کرتے تھے، باقاعِدہ حلقہ لگتا تھا، امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کے شاگرد وہاں حاضِر ہوتے اور شہزادۂ مصطفےٰ سے عِلْمِ دِین

---

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد: 9، صفحہ: 343۔

سیکھا کرتے تھے۔ایک مرتبہ حضرت امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے کسی نے پوچھا: امامِ حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی زیارت کہاں ہو سکتی ہے؟

اب امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی محبّت، آپ کا ادب اور امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مُتعلّق آپ کے جذبات دیکھئے! فرمایا: مسجدِ نبوی شریف میں جاؤ! وہاں تمہیں ایک حلقہ دِکھائی دے گا،لوگ ایسے اطمینان کے ساتھ بیٹھے ہوں گے کہ گویا ان کے سَر پر پرندے بیٹھے ہیں، وہ حلقہ امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا ہے۔ (1)

سُبْحٰنَ الله! یہ ہیں امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ...!! آپ مسجد میں عِلْمِ دین کا درس دیا کرتے تھے...!! اے عاشقانِ امام حُسَین! آپ بھی ہمت فرمائیے! عِلْمِ دِین سیکھنے والے بن جائیے! سکھانے والے بن جائیے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ امام حُسَین مسجد درس دیتے بھی ہیں اور سنتے بھی ہیں۔ آپ بھی مسجد دَرْس میں شرکت کیا کیجئے! اگر دَرْس دے سکتے ہیں تو دینے والے بن جائیے، ورنہ سننے والے بن جائیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کا موقع ملے گا ❁ اتنی دَیر مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملے گا ❁ نیک صحبت میں بیٹھنا نصیب ہو گا ❁ گھر سے ہی دَرْس میں شرکت کی نِیّت کر کے چلیں گے تو راہِ عِلْمِ دِین میں چلنے کا ثواب ملے گا ❁ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! مخلوقات حتی کہ دریا کی مچھلیاں بھی دُعا کریں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(5): امام حُسَین کی عِبادات

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، سلطانِ کربلا امام عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ

---

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:14، صفحہ:179۔

بہت عِبادت گزار، متقی اور پرہیز گار تھے، علّامہ اِبنِ اَثِیر جَزرِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ لکھتے ہیں:
❁ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کَثْرت سے نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے، حج کرتے، صدقہ و خیرات کرتے اور ہر بھلائی کا کام بجالایا کرتے تھے[1] ❁ شہزادۂ امامِ عالی مقام حضرت امام زینُ العابِدین رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میرے اَبُّو جان امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ دِن رات میں ایک ہزار نوافِل ادا کیا کرتے تھے[2] ❁ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کے مُتَعَلِّق یہ بھی منقول ہے کہ آپ نے 25 حج پیدل ادا فرمائے۔[3]

امام حُسَیْن کی 4 پسندیدہ عِبادات

عاشُوراء کی رات جب امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ میدانِ کربلا میں تھے، آپ نے اپنے بھائی جان حضرت عبّاس علمبردار رَضِیَ اللہُ عنہ سے فرمایا: کسی طرح جنگ کو کل تک کے لئے ملتوی کروا دیجئے! تاکہ آج رات ہم اللہ پاک کی عِبادت کر سکیں، اللہ پاک خُوب جانتا ہے کہ مجھے (1): نماز پڑھنا (2): قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنا (3): کثرت سے دُعائیں مانگنا اور (4): کَثْرت سے اِسْتِغْفار کرنا بہت پسند ہے۔[4]

پیارے اِسلامی بھائیو! محبّت اطاعت کرواتی ہے، امامِ عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ سے ہماری محبّت کیسی ہے؟ ذرا ہم غور کریں؟ 10 محرم شریف کی رات امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی ظاہری زندگی مُبارَک کی آخری رات تھی مگر اللہ پاک کی عبادت کا ذوق وشوق دیکھئے؟ اور

1... اُسد الغلبہ، رقم: 1173، جلد: 2، صفحہ: 27۔
2... عقد الفرید، باب من کلام الزہاد واخبار العباد، جلد 3، صفحہ: 115۔
3... اُسد الغلبہ، رقم: 1173، جلد: 2، صفحہ: 27۔
4... البدایہ والنہایہ، جز: 8، جلد: 4، صفحہ: 573۔

عینِ شہادت کے وَقت بھی آپ رَضِیَ اللہُ عنہ بارگاہِ الٰہی میں سَجْدے کی حالت میں تھے۔

کاش! کاش! ہم غلامانِ امام حسین بھی اپنے محبوب کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے عبادات و ریاضات کرتے ہوئے اپنی زندگی کے شب و روز گُزاریں۔ یاد رکھئے! حدیثِ پاک میں ہے: بندہ اُسی کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ وہ محبّت کرتا ہو گا۔[1] اگر ہم زبان سے امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ سے محبّت کے دعوے کرتے رہیں مگر امام عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی مبارک سیرت کو نہ اپنائیں تو ہماری محبّت ناقص ہے کیونکہ عاشق اپنے محبوب کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عنہ نے اپنے مُبارَک چہرے پر اپنے نانا جان رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت داڑھی شریف سجائی ہوئی تھی، آپ کے ابّو جان مولا مشکل کُشا رَضِیَ اللہُ عنہ کی بھی گھنی (یعنی بھری ہوئی) داڑھی شریف تھی۔ ہم غور کریں کہ ہمارے چہرے پر یہ سُنّتِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے؟ امامِ عالی مقام حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عنہ نے اپنی مبارک زندگی کی آخری نمازِ فجر اپنے خیمے میں باجماعت ادا فرمائی جبکہ دُشمن چاروں طرف سے تلواریں چمکا رہے تھے؟ اہلِ بیتِ اَطہار رَضِیَ اللہُ عنہم کی اَصل محبّت اِن کی پیروی کرنے میں ہے، امامِ عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی مبارک زندگی سے ہمیں یہ دَرس ملتا ہے کہ ہمیں پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنی چاہئیں اور وقت آنے پر دِین کی خاطر ہر طرح کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اللہ کریم ہمیں صحابہ واہلِ بیت رَضِیَ اللہُ عنہم کی حقیقی محبّت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

---

1 … ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء ان المرء مع من احب، صفحہ: 568، حدیث: 2387۔

امام عالی مقام کا ایک خطبہ

آخر میں آیئے! امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا ایک سبق آموز خطبہ سنتے ہیں:

تاریخ مدینہ دمشق میں ہے: کربلا کے دِن 10 مُحَرَّم شریف کی صبح کو امام عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے اللہ کے بندو! اللہ پاک سے ڈرو! اور دُنیا سے بچتے رہو! بے شک اس دُنیا میں اگر کسی نے ہمیشہ رہنا ہوتا تو ضرور انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلام ہمیشہ رہتے مگر اللہ پاک نے اس دُنیا کو آزمائش کے لئے پیدا فرمایا ہے، یہاں کے رہنے والے سب فَنَا ہونے کے لئے ہی بنائے گئے ہیں، دُنیا کی نئی چیزیں پُرانی ہونے والی ہیں، یہاں کی نعمتیں ختم ہونے والی ہیں، یہاں کی خوشیاں ختم ہونے والی ہیں، پَس! سامانِ سَفَر تیار کرو! بے شک بہترین سامانِ سَفَر تقویٰ ہی ہے، اللہ پاک سے ڈرو! تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ...!! (1)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی پاکیزہ سیرت کے چند پہلو، آپ کی چند ادائیں ہم نے سُنیں، اَلحمدُ لِلّٰہ! ہم عاشقانِ امام حُسَین ہیں، اللہ پاک محبّتِ صحابہ واَہْلِ بیت پر ہمیں استقامت نصیب فرمائے، کاش! زبانی محبّت کے ساتھ ساتھ عملی محبّت بھی نصیب ہو جائے، کاش! امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے پاکیزہ کردار کا فیضان ہمیں نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:14، صفحہ:218۔